تقریر بابت خلافت
وقت 5-7 منٹ

تقریر

خلافتِ حقہ اور اشاراتِ الٰہیہ

(تقریر نمبر 1 بابت خلافتِ اولیٰ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (النور:56-58)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ ہرگز گمان نہ کر کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ (مومنوں کو) زمین میں بے بس کرتے پھریں گے جبکہ ان کا ٹھکانا آگ ہے اور بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

سامعین کرام! خاکسار کی گزارشات کا موضوع "**خلافتِ حقہ اور اشاراتِ الٰہیہ-خلافتِ اولیٰ**" ہے۔ یعنی آج خاکسار آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بعض بندوں پر ہونے والے ان اشارات کا ذکر کرے گا جن میں لوگوں کو حضرت خلیفۃُ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بننے کے متعلق خبر دی گئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305)

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں کو اپنے منتخب کردہ خلیفہ کی طرف مائل کر دیتا ہے اور بعض اوقات اپنے انتخاب سے لوگوں کو بھی بذریعہ رؤیا و کشوف یا اور طریق پر مطلع فرماتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"مجھ سے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت صاحب آخری سفر میں لاہور تشریف لے جانے لگے تو آپ نے ان سے کہا کہ مجھے ایک کام درپیش ہے۔ دعا کرو اور اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔ مبارکہ بیگم نے خواب دیکھا کہ وہ چوبارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نور الدین صاحب ایک کتاب لئے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو! اِس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اور مَیں ابو بکرؓ ہوں۔ دوسرے دن صبح مبارکہ بیگم سے حضرت صاحب نے

پوچھا کہ کیا کوئی خواب دیکھا ہے؟ مبارکہ بیگم نے یہ خواب سنائی تو حضرت صاحب نے فرمایا! یہ خواب اپنی اماں کو نہ سنانا۔ مبارکہ بیگم کہتی ہیں کہ اس وقت مَیں نہیں سمجھی تھی کہ اس سے کیا مراد ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ خواب بہت واضح ہے اور اس سے یہ مراد تھی کہ حضرت صاحب کی وفات کا وقت آن پہنچا ہے اور یہ کہ آپ کے بعد حضرت مولوی صاحب خلیفہ ہوں گے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ اِس وقت ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ کی عمر گیارہ سال کی تھی دوسری روایتوں سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت صاحب اس سفر پر تشریف لے جاتے ہوئے بہت متامّل تھے کیونکہ حضرت کو یہ احساس ہو چکا تھا کہ اِسی سفر میں آپ کو سفر آخرت پیش آنے والا ہے۔ مگر حضور نے سوائے اشارے کنایہ کے اِس کا اظہار نہیں فرمایا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ ہماری ہمشیرہ کا یہ خواب غیر مبائعین کے خلاف بھی حُجت ہے کیونکہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کی طرف صریح اشارہ ہے۔“

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 533)

حضرت سید احمد نور صاحب کابلیؓ بیان کرتے ہیں:

”ایک دفعہ عجب خان تحصیلدار جو ہمارے یہاں آئے ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گھر جانے کی اجازت لے کر شہید مرحوم (یعنی حضرت شہزادہ عبد الطیف صاحب شہید) کے پاس آئے اور کہا کہ مَیں نے حضرت صاحب سے اجازت لے لی ہے لیکن مولوی نور الدین صاحب سے نہیں لی۔ شہید مرحوم نے فرمایا کہ مولوی صاحب سے جاکر ضرور اجازت لینا کیونکہ مسیح موعودؑ کے بعد یہی اوّل خلیفہ ہوں گے۔ چنانچہ جب شہید مرحوم جانے لگے تو مولوی صاحب سے حدیث بخاری کے دو تین صفحے پڑھے اور ہم سے فرمایا کہ یہ مَیں نے اس لئے پڑھے ہیں کہ تا مَیں ان کی شاگردی میں داخل ہو جاؤں حضرت صاحب کے بعد یہ خلیفہ اوّل ہوں گے۔“

(شہید مرحوم کے چشم دید واقعات از سید احمد نور کابلی صاحب صفحہ 9-10)

مکرم سید محمود عالم صاحب آف قادیان بیان کرتے ہیں:

”مَیں چونکہ 1907ء سے لے کر 1912ء تک حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے شاگردوں میں شامل تھا۔ اس لئے دن رات کا بڑا حصہ حضور کے پاس رہنے کی سعادت حاصل تھی اور آپ کی باتیں سننے کا موقعہ ملتا رہتا تھا۔“

(روزنامہ الفضل قادیان 22/ اگست 1940ء)

آپ کی بیان کردہ یادداشتوں میں سے جو روزنامہ الفضل قادیان 22/ اگست 1940ء صفحہ 4 پر شائع ہوئی میں سے صرف تین آپ سامعین کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ آپ لکھتے ہیں:

حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عمرؓ کا قول ہے کہ خدا تعالیٰ کا مجھ سے وعدہ ہے کہ تیری نسل سے ہر زمانہ میں ائمہ دین پیدا ہوتے رہیں گے۔ چنانچہ اب خدا تعالیٰ نے مجھے خلیفہ اور امام بنا کر حضرت عمرؓ کے قول کی تصدیق کر دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی تک تو یہ خیال تھا کہ شاید یہ زمانہ خالی جائے مگر یہ زمانہ بھی خالی نہیں گیا۔

مزید تحریر کرتے ہیں:

منکرینِ خلافت کے ذکر پر فرمایا کرتے تھے کہ میری خلافت کی اطلاع تو آج سے تیس سال پہلے خدا تعالیٰ نے دے دی تھی۔ چنانچہ میاں نجم الدین صاحب مرحوم بھیروی کی برادر زادی کو جو ملہمہ تھیں تیس سال پہلے بتلایا گیا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا مَیں خلیفہ ہوں گا اور یہ وہ وقت تھا جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کا بھی کوئی پتہ نہ تھا۔ غالباً الفاظ یہ تھے (کوئی کہنے والا کہتا ہے) کہ مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح کہاں ہیں۔ چنانچہ خاکسار نے خود میاں نجم الدین صاحب مرحوم سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو بھی اس کا علم ہے۔ تو مرحوم نے فرمایا کہ مَیں آج سے تیس سال پہلے سے جانتا تھا کہ مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح بننے والے ہیں کیونکہ میری برادر زادی کو اس وقت جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی کوئی ذکر نہ تھا خدا تعالیٰ نے بتلایا تھا کہ مولوی نور الدین صاحب کو خلیفۃ المسیح بنایا جائے گا۔

سید محمود عالم صاحب مزید بیان کرتے ہیں کہ

حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مَیں نے ایک مرتبہ خدا تعالیٰ کے حضور التجا کی کہ جماعت میں فتنہ پڑ گیا ہے اسے دور کر دے۔ اس پر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں نے تو تیرہ سو سال پہلے سے احمد کے بعد تیری بھی پیشگوئی کی ہوئی ہے۔ پس تجھے کون مٹا سکتا ہے۔ (روزنامہ الفضل قادیان 22/ اگست 1940ء)

سامعین! حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر اپنے مضمون ”وصالِ حبیب“ میں تحریر فرماتے ہیں:

”سچ تو یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں ہی بہت لوگوں کی نظریں اس طرف جا رہی تھیں کہ ہمارے درمیان حضرت اقدس کے بعد جانشین ہونے والا وجود نور الدین کا ہی ہے۔ چند ماہ کی بات ہے کہ مخدومی خواجہ کمال الدین صاحب نے مجھ سے دریافت کیا تھا کہ اگر خدانخواستہ آج حضرت صاحب ہمارے درمیان میں سے اُٹھ جاویں تو پھر کیا ہو۔ کیونکہ مخالفین کی نظر اس بات پر ہے کہ جو قوت لوگوں کو ایک لڑی میں پرونے اور ایک جگہ جمع کر دینے کی حضرت مرزا صاحب میں موجود ہے آئندہ زندگی اس سلسلہ کی کسی ایسی ہی قوت والے جانشین کے پیدا ہونے پر منحصر ہے۔ تو مَیں نے خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کی تھی کہ یہ قوت اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مولوی نور الدین صاحب میں موجود ہے اور ان کے بعد خدا تعالیٰ کسی اور کو دے دے گا۔ اس واسطے ظاہری نظر میں ہی یہ سلسلہ پورا استحکام رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے کسی زلزلہ کا خوف نہیں۔ خواجہ صاحب نے میری بات کی تائید کی اور فرمایا کہ میرا تو دل تیار ہے کہ مولوی صاحب موصوف کے ہاتھ پر بیعت کر لے۔ حضرت مرزا صاحب کی وفات کے وقت ہی حضرت سید مولوی محمد احسن صاحب نے حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر ہو کر جو پہلا لفظ بولا وہ یہی تھا کہ آپ صدیق اکبر ہیں۔ حضرت کا جنازہ لاتے ہوئے ریل گاڑی میں ہم سوار تھے اور مَیں مختلف احباب کو دیکھنے کے واسطے راہ کے اسٹیشنوں پر مختلف گاڑیوں میں بیٹھتا رہا۔ مَیں نے دیکھا کہ سب کے قلوب اس امر کی طرف جھکے ہوئے تھے کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ہمارے امام ہوں اور میر محمد سعید صاحب نے تو مجھے اپنی نوٹ بک میں ایک یادداشت دکھائی جس پر یہ الفاظ لکھے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ

ہم لوگ حضرت خلیفہ رسول ربُّ العالمین عالی جناب مولانا مولوی نور الدین صاحب ایدہ اللہ بروح منہُ سے بیعت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

میر محمد سعید۔ حافظ احمد اللہ صاحب۔ حافظ محمد اسحٰق صاحب۔ سید عبد الحیٔ صاحب۔ شیخ شبراتی صاحب۔ عبد الرحمن صاحب۔ مخدوم محمد اشرف صاحب۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب۔ مرزا خدا بخش صاحب۔“

(البدر 02/ جون 1908ء)

سامعین! یاد رہے کہ حضرت خلیفۃُ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا انتخاب قادیان پہنچ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جنازہ پڑھنے سے پہلے ہوا تھا۔

خواجہ کمال الدین صاحب اپنے ایک مطبوعہ مضمون جو آپ نے 6 جولائی 1913ء کو لندن سے ”خداداد شہادت“ کے عنوان سے بدر میں شائع ہونے کے لئے بھجوایا۔ اس مضمون کا چربہ یعنی نقل تاریخ احمدیت جلد 3 میں موجود ہے۔ جہاں اس مضمون میں بیان حضرت خلیفۃُ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے خلافت کے منصب پر فائز ہونے کی پیش خبری لئے ہوئے تھا وہیں خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کی زندگی کے پیش آمدہ واقعات کا بھی غماز تھا لیکن بد قسمتی سے اللہ تعالیٰ سے واضح خبر پانے کے باوجود ان احباب نے اپنی وہ روش قائم کی کہ جماعت مبائعین میں شامل نہ رہ سکے۔

خواجہ کمال الدین صاحب تحریر کرتے ہیں کہ

”احمدی جماعت میں بہت تھوڑوں کو اس بات کا علم ہے کہ مَیں نے ہی سب سے اول حضرت قبلہ کو اپنی طرف سے اور اپنے خاص احباب کی طرف سے خلافت کا بارِ گراں اٹھانے کے لئے عرض کیا۔ اس کی بناء کوئی مصلحت وقت نہ تھی بلکہ اشارہ ربّی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام 26/ مئی 1908ء کو اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ مَیں نے شب درمیان 23-24/ مئی 1908ء کو ایک عجیب رؤیا دیکھا۔ میں ان واقعات کا ذکر بھی نہ کرتا لیکن چونکہ بعد کے واقعات اور موجودہ واقعات نے اس رؤیا کی صداقت پر مہر لگادی ہے۔ اُس لئے میرے نزدیک ہر ایک سلیم الفطرت احمدی کے لئے یہ ایک قطعی شہادت ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ مَیں اور میرے ہمراہ شاید اور نو یا دس یا گیارہ احباب ہیں جن میں سے ایک مولوی محمد علی صاحب ہیں ہم سب کسی شاہی خاندان میں سے ہیں لیکن جس خاندان کے ہم ممبر ہیں ان کا سرتاج تخت سے الگ ہو چکا ہے اور نئی سلطنت قائم ہو گئی ہے اور پہلا دور بدل گیا ہے اور ہم یہ نو دس آدمی اسیر ان سلطانی ٹھہرائے گئے ہیں۔ ہم سخت تشویش میں ہیں کہ اتنے میں ہمیں اطلاع ہوئی کہ نئی سلطنت کا سرتاج ہم کو طلب کرتا ہے اور ہمیں ہماری قسمت کا فیصلہ سناتا ہے کیا شان ایزدی ہے کہ ہم جو نو دس آدمی ہیں ان کی بھی دو جماعتیں بنائی گئی ہیں حکم ہوا کہ باری باری جماعت میں نئے حاکم کے سامنے ہم پیش ہوں۔ چنانچہ پہلی جماعت جو نئے سلطان کے سامنے پیش ہوئی وہ بسر کردگی مولوی محمد علی صاحب گئی ہم کمرہ سلطان سے باہر تھے لیکن مجھے یہ سمجھ آئی کہ نئے فرمان روانے جو کچھ مولوی محمد علی

صاحب اور ان کے ہمراہیوں کو کہا انہوں نے خاموشی سے سن کر سرِ تسلیم خم کیا اور خاموش ہی باہر آگئے اس کے بعد مجھے حکم ہوا۔ میرے ہمراہ بھی چار پانچ احباب باقی تھے اور وہ میری سرکردگی میں پیش ہوئے جب میں کمرہ سلطان کے اندر داخل ہوا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ نیا حاکم خود مولوی نور الدین صاحب ہیں۔ آپ نے نہایت متانت اور تمکنت کے ساتھ مجھے اور میرے ہمراہیوں کو دیکھا اور پھر حسب ذیل گفتگو شروع ہوئی اور میرا انداز جواب کس قدر تیز تھا۔

مولوی نور الدین صاحب! تم جانتے ہو کہ تم کون ہو اور تمہاری حیثیت اس وقت کیا ہے؟

مَیں: مَیں خوب جانتا ہوں کہ جس شاہی خاندان کے ہم رکن تھے وہ دور بدل گیا ہے اور ہم اس وقت اسیر ان سلطانی ہیں۔

مولوی نور الدین صاحب۔ کیا وجہ ہے کہ تمہارے ساتھ وہی سلوک نہ کیا جاوے جو اسیر ان سلطانی کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ تم کو ان وطنوں سے نکال کر دوسرے وطنوں میں آباد نہ کیا جاوے۔

مَیں: (بڑے جوش اور لاپرواہی کے ساتھ) آپ کی جو مرضی ہے کریں جب ہم اسیر سلطانی ہیں تو ہمارا چارہ ہی کیا ہے اور ہم خوب سمجھتے ہیں کہ ہمارا اب دور بدل گیا ہے اور ہم اب قیدی ہیں اگر ہم کچھ اور چاہیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں جو آپ کی خوشی ہو کرو۔

اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ میرے جسم پر سخت رعشہ اور سنسناہٹ تھی اور ایک مدت تک مَیں اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا۔ یہ تہجد کا وقت تھا۔ مَیں اٹھا اور سب سے اول اسی واقعہ کو قلم بند کیا اور صبح تک استغفار میں مصروف رہا۔ بعد از صبح حضرت مرزا صاحب مغفور باہر آئے تو سب سے اول جو موقع مجھے تنہائی میں آپ سے ملا۔ مَیں نے وہ کاغذ پیش کیا۔ دو دن کے بعد یہ رؤیا بالکل بدیہی واقعہ ہو جانے والا تھا۔ لیکن مصلحت ربّی نے آپ کی طبیعت کو اس طرف نہ آنے دیا۔ آپ نے صرف اس قدر فرمایا۔ کہ خواب میں اسیر سلطانی ہونا نہایت ہی مبارک، نہایت ہی مبارک ہے۔

حضرت صاحب کے بعد حضرت حکیم صاحب قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ کاغذ دکھایا۔ وہ حسرت آج تک میرے پیش نظر ہے۔ جو اس کاغذ کو دیکھ کر مولوی صاحب کے چہرے پر نمودار ہوئی۔ آپ نے کئی منٹوں تک گردن نیچی رکھی اور پھر بعد میں اس کاغذ کو اپنی جیب میں ڈال کر فرمایا کہ مَیں اس کی تعبیر بعد غور بتلاؤں گا۔ 48 گھنٹہ اس واقعہ پر گزرے کہ بادشاہ وقت جہاں سے رخصت ہو گیا اور نئے کار کے آثار شروع ہو گئے اس خواب سے اطلاع اسی دن مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب کو دی گئی تھی اور وہ خدا واسطہ اس امر کی شہادت دے سکتے ہیں۔ الغرض جب ہم اس اچانک موت کے ضروری انتظام سے فارغ ہو کر ریل میں بغرض قادیان بیٹھے۔ تو مَیں نے حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب سے جبکہ ہر دو ڈاکٹر صاحب بھی ہمراہ تھے پوچھا۔ کہ بتلاؤ! اب خلیفہ کون ہو گا۔ تو شیخ صاحب نے فی الفور بجواب کہا کہ وہی جس کی تمہیں دو دن پہلے اطلاع ہو چکی ہے۔ شیخ صاحب کا اس رؤیا کی طرف اشارہ تھا۔ جب ہم قادیان پہنچے اور حضرت فاضل امروہی اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی استرضا کے بعد گول کمرہ قادیان میں جمع ہوئے تو مَیں نے حضرت قبلہ کو وہاں آنے کی تکلیف دی۔ اس وقت بھی مَیں نے یہ نہیں کہا کہ اب آپ خلافت کو قبول کریں۔ بلکہ مَیں نے یہ عرض کیا کہ حضور کو جو کاغذ پرسوں لاہور میں مَیں نے دیا تھا اور جس میں میرا رؤیا تھا وہ کیا حضور کو یاد ہے۔

مولوی صاحب۔ ہاں میاں! وہ کاغذ اب بھی میری جیب میں ہے۔

مَیں: تو اب پھر وہ وقت آگیا۔

اس کے بعد حضرت نے دو نفل ادا کی اور مجھے حکم دیا کہ حضرت مائی صاحبہ اور میر صاحب سے استرضا کروں۔"

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 192-194)

سامعین! آخر میں صرف دو اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ جس سے حضور علیہ السلام کی نظر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مقام کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب سرّ الخلافۃ میں تحریر فرماتے ہیں:

"میرے ایک دوست ہیں، سب دوستوں سے زیادہ پیارے اور تمام عزیزوں سے بڑھ کر سچے، فاضل، علامہ، حاذق فہیم وفطین، کتاب مبین (قرآن) کے رموز کے عالم، علومِ حکمت اور دین کا عرفان رکھنے والے، جن کا نامِ نامی اُن کی صفاتِ گرامی کی طرح حکیم مولوی نور الدین ہے۔"

(سرّ الخلافۃ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 381- ترجمہ از عربی)

حضور علیہ السلام اپنی تصنیف حمامۃُ البشریٰ میں تحریر فرماتے ہیں:

”میرے سب دوست متقی ہیں لیکن اِن سب سے قوی بصیرت اور کثیر العلم اور زیادہ تر نرم اور حلیم اور اکمل الایمان والاسلام اور سخت محبت اور معرفت اور خشیت اور یقین اور ثبات والا ایک مبارک شخص بزرگ، متقی، عالم، صالح، فقیہہ اور جلیل القدر محدّث اور عظیم الشان حاذق حکیم، حاجی الحرمین، حافظِ قرآن قوم کا قریشی نسب کا فاروقی ہے جس کا نام نامی مع لقب گرامی حکیم مولوی نور الدین بھیروی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دین و دنیا میں بڑا اجر دے اور صدق وصفا اور اخلاص اور محبت اور وفاداری میں میرے سب مریدوں سے وہ اوّل نمبر پر ہے اور غیر اللہ سے انقطاع میں اور ایثار اور خدمات دین میں وہ عجیب شخص ہے اس نے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مختلف وجوہات سے بہت مال خرچ کیا ہے اور مَیں نے اس کو ان مخلصین سے پایا ہے جو ہر ایک رضا پر اور اولاد وازواج پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے ہیں اور ہمیشہ اس کی رضا چاہتے ہیں اور اس کی رضا کے حاصل کرنے کے لئے مال اور جانیں صرف کرتے ہیں اور ہر حال میں شکر گزاری سے زندگی بسر کرتے ہیں اور وہ شخص رقیق القلب صاف طبع حلیم، کریم اور جامع الخیرات، بدن کے تعہد اور اس کی لذات سے بہت دور ہے۔ بھلائی اور نیکی کا موقع اس کے ہاتھ سے کبھی ضائع نہیں ہوتا اور وہ چاہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دین کے اعلاء اور تائید میں پانی کی طرح اپنا خون بہادے اور اپنی جان کو بھی خاتم النبین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی راہ میں صَرف کرے۔ وہ ہر ایک بھلائی کے پیچھے چلتا ہے اور مفسدوں کی بیخ کنی کے واسطے ہر ایک سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے۔

مَیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا صدیق دیا جو راستباز اور جلیل القدر فاضل ہے اور باریک بین اور نکتہ رس۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اس کے لئے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا ہے کہ کوئی محب اس سے سبقت نہیں لے گیا۔“

(حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن جلد7 صفحہ 180-181 ترجمہ از عربی)

ہے بندوں پہ گر انتخابِ خلافت
حقیقت میں ہے دستِ قدرت خلافت
تصرف خدا کا جھکاتا ہے سب کو
ہے گویا خدا کی مشیت خلافت
سراجِ نبوت جو ہوتا ہے اوجھل
تو آتی ہے پھر حسبِ سنت خلافت

(اس تقریر کی تیاری میں کتاب ”جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارے میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے“ مرتبہ حنیف محمود سے مدد لی گئی)

(کمپوزڈ: زاہد محمود)